

## خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 17 جنوری 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الامام ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت انور ایڈہ اللہ تعالیٰ نے سریہ عبد اللہ بن رواحہ کا ذکر کیا، ابو رافع کے قتل کے بعد انہوں نے اسی بن رزام کو اپنا امیر بنایا، اس نے بنو غطفان کو ساتھ ملا کر آپ ﷺ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا، اور دیگر قبائل کو اس حملہ کیلئے اکسانے لگا، آپ ﷺ کو جب ان حالات کا علم ہوا تو آپ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو تین ساتھیوں کے ساتھ بھیجا جو خفیہ طور پر جا کر سارا معاملہ معلوم کر کے آئے۔

آپ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھ ۳۰ لوگوں کو خیر کی طرف بھیجا اور امن و ایمان کے قیام کی غرض سے اس سے سمجھوتہ کرنا چاہا، طرفین میں پہلے امن کا معاہدہ ہوا، پھر اسیر کو مدینہ آکر امن کا معاہدہ کرنے کا کہا اور کہا کہ ممکن ہے کہ محمد ﷺ تمہیں خیر کا امیر بنادیں، جس پر وہ مان گیا، بعد میں یہود نے اس کی مخالفت کی لیکن اسیر ساتھ جانے کیلئے تیار ہو گیا، راستہ میں اسکی نیت بدل گئی اور وہاں اسکے درمیان تلواریں چل گئیں مسلمان زخمی تو ہوئے لیکن سب محفوظ رہے لیکن یہود سب مارے گئے۔

سریہ عمر و بن امیہ ضمیری جو ابوسفیان کی طرف ۶ ہجری میں بھیجا گیا، غزوہ احزاب کی ہار کے بعد ابوسفیان قریش کے آدمیوں کو آپ ﷺ کے خفیہ قتل پر ابھار رہا تھا، ایک شخص آپ ﷺ کو قتل کرنے کی غرض سے مدینہ بھیجا گیا، آپ ﷺ نے اسے پہچان لیا اور کہا یقیناً یہ دھوکا دینا چاہتا ہے، وہ آپ ﷺ کو مارنے کی غرض سے آگے بڑھا لیکن اسید بن خضری نے اسے پکڑ لیا اور اسی دوران اسکا خنجر گر گیا، بعد میں امان ملنے پر اپنا سارا واقعہ بیان فرمایا اور رحم کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا گیا جس پر وہ مسلمان ہو گیا اور کچھ عرصہ مدینہ رہنے کے بعد وہ چلا گیا۔

اسکے بعد آنحضرت ﷺ نے عمر و بن امیہ ضمیری اور سلمہ بن اسلمہ کو ابوسفیان کے قتل کیلئے بھیجا، انہوں نے وہاں پہنچ کر عمرہ کیا اسکے بعد معاویہ بن سفیان نے عمر و بن امیہ کو پہچان لیا، مکہ والے خوفزدہ ہو کر ان مسلمانوں کی تلاش میں نکل گئے، انہوں نے پہاڑوں پر چڑھ کر پناہی رات گزر گئی۔ دن میں ایک قریشی ان کی غار کے پاس آیا جسے عمرونے مار دیا مکہ والے ابھی ان کی تلاش میں ہی تھے۔ عمرونے اپنے ساتھی کو بھیج دیا اور بعد میں خود چھتے ہوئے مدینہ کی طرف چل پڑے، راستے میں مکہ کے دو جا سو سے ملے، ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو قید کر کے مدینہ لے آئے۔ حضرت انور ایڈہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا باقی ذکر آئندہ انشاء اللہ

فرمایا پاکستان کے حالات کیلئے دعا کریں، انتظامیہ اور حکومت وہاں شدت پسند علماء کے ہاتھ میں کھلونا بی ہوئی ہے، ڈسکہ کی مسجد کو مسما کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کپڑے کے جلد سامان کرے اور انکے مکرانی پر لوٹائے، فلسطین کے حوالہ سے بھی دعا کریں، دجالی طاقتوں کا کوئی اعتبار نہیں یہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں، اللہ تعالیٰ مسلم قوم کو بھی عقل دے۔ آمین

خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند مرحویں کا ذکر خیر فرمایا۔

۱۔ شیخ مبارک احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ، ۱۹۸۲ء میں زندگی وقف کی اور پھر مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ ہمیشہ خلافت سے جڑے رہنے کی تاکید کرتے۔

۲۔ محمد منیر ادلوی صاحب قطر کا۔ فعال مبلغ تھے، ۱۹۸۲ء میں بیعت کی اور لقاء مع العرب اور دیگر چند پروگراموں کا ترجمہ کیا، بعد میں آئے لیکن کافی کام کر گئے، شام میں سیکرٹری تربیت و تبلیغ بھی رہے، اسیر بھی رہے۔ اس کے قریب کتب لکھیں اور متعدد جماعتی کتب کا عربی میں ترجمہ کیا۔ عبد الباری طارق صاحب ربوہ کا، کمپیوٹر سیکیشن ربوہ کے انچارج تھے، خلافت رابعہ میں زندگی وقف کی، تمام دفاتر کو کمپیوٹر انزکیا۔ وقف کے تقاضوں کو بخوبی نجایا۔

اللہ تعالیٰ مرحویں سے رحمت و مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمين

## خطبہ ثانیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلٌّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلُهُ فَلَا هَادِي لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ عِبَادَ اللَّهِ رَحْمَنُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعُدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعْلَكُمْ تَذَكَّرُونَ اذْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرُ كُمْ وَادْعُوهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ